منبر: افادیت ومقاصد اور موجودہ صورت حال

29/07/2017 مقبول احمد سلفی

تبلیغ دین اور ارسال رسالت میں منبروں کا بہت بڑا رول ہے۔ شروع اسلام سے لیکر آج تک منبر مسلمانوں کو اتحاد واتفاق، تعلیم وتربیت، ادب واخلاق، وعظ ونصیحت، پیغام رسالت ودعوت اسلام سے باخبر کرتے آرہا ہے۔ دو لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام میں جس قدر اہمیت خطبہ جمعہ کی ہے منبر کی اس سے کم نہیں۔ جمعہ کا دن خیر وبرکت اور اہمیت وفضیلت والا ہے دوسری امتوں کو اللہ نے اس دن کی برکات سے محروم کرر کھا تھا، اس دن کے فضائل وبرکات سے امت محمدیہ فیضیاب ہوئی۔ یوم جمعہ کی خصوصیات میں خطبہ جمعہ بھی شامل ہے جسے منبر پر کھڑے ہو کر دیا جاتا ہے۔ جس طرح یوم جمعہ کی فضیلت اور نماز جمعہ کی فضیلت ہے اسی طرح خطبہ جمعہ کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ اس فضیلت کا اندازہ اس حدیث سے لگائیں جس میں ذکر ہے کہ جس نے خطبہ جمعہ کے دوران کسی کو چپ ہونے کو کہا تو وہ سارے اجر سے محروم ہو گیا۔ خطبہ عبادت ہے اس لئے اسے ہمہ تن گوش ہو کر سننے کا حکم آیا ہے تاکہ خطیب جن باتوں کی طرف نمازیوں کی توجہ مبذول کرانا چاہے وہ پوری طرح ذہن میں نقش ہو جائے اور پھر انہیں عملی زندگی میں برتے۔

منبر کا خطبہ سے گہرا ربط ہے اس وجہ سے خطبہ کی اہمیتسے منبر کی اہمیت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ یہاں سب سے پہلے منبر رسول ﷺ کا بارے میں جانتے ہیں تاکہ ممبر کیا ہے اس کے تقاضے کیا ہیں اور اس کا استعمال کس لئے اور کس طرح کرنا چاہئے اچھے سے پتہ چل سکے۔

اسلام کا پہلا منبر: منبر رسول، خصوصیات وکردار

شروع میں جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ کھجور کے تنے کا سہارا لیکر جو چھت کو تھامے ہوئے تھا کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ،اس حال میں کہ آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور ایک عصا کا سہارا لئے ہوئے ہوتے، وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ آٹھ ہجری میں رسول اللہ ﷺ کے لئے سب سے پہلا منبر تیار کیا گیا جو اسلام میں سب سے پہلا منبر ہے۔ یہ تین سیڑھیوں والا تھا خطبہ دیتے وقت رسول اللہ ﷺ اوپری حصے پر تشریف رکھتے اور دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھتے۔ بخاری شریف میں آپ ﷺ کے لئے منبر بنائے جانے کی تفصیل ہے :

أَنَّ رِجالًا أَتَوْ سَهْلَ بنَ سَعدِ السَّاعِديِّ، وقد امتَرَوْا في المِنبرِ ممَّ عودُهُ، فسألوهُ عن ذلكَ، فقالَ: واللهِ إني لأعرفُ ممَّا هوَ، ولقدْ رأيتُهُ أوَّلَ يومٍ وُضعَ، وأوَّلَ يومٍ جلَسَ عليهِ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلمَ، أرسلَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلمَ إلى فلانةٍ، امرأةٍ قد سمَّاها سهلٌ: مُرِي غلامَكِ النجارَ، أن يعملَ لي أعوادًا، أجلِسُ عليهنَّ إذا كلَّمتُ الناسَ. فأمرَتْهُ فعمِلَها من طَرفاءِ الغابةِ، ثم جاءَ بها، فأرسلَتْ إلى رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلمَ، فأمرَ بها فوُضِعَت ها هنا، ثم رأيتُ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلمَ صلَّى عليها وكبَّرَ وهو عليها، ثم ركعَ وهو عليها، ثم نزلَ القَهقَرى، فسجدَ في أصلِ المنبرِ ثم عادَ، فلمَّا فرَغَ أقبلَ على الناسِ فقالَ: أيُّها الناسُ، إنما صنعتُ هذا لتأتمُّوا ولتعلَّموا صلاتي. (صحيح البخاري: 917)

ترجمہ: کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ان کا آپس میں اس پر اختلاف تھا کہ منبر کی لکڑی کس درخت کی تھی۔ اس لیے سعد رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا خدا گواہ ہے میں جانتا ہوں کہ منبر نبوی کس لکڑی کا تھا۔ پہلے دن جب وہ رکھا گیا اور سب سے پہلے جب اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تو میں اس کو بھی جانتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی فلاں عورت کے پاس جن کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نام بھی بتایا تھا۔ آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام سے میرے لیے لکڑی جوڑ دینے کے لیے کہیں تاکہ جب مجھے لوگوں سے کچھ کہنا ہو تو اس پر بیٹھا کروں چنانچہ انہوں نے اپنے غلام سے کہا اور وہ غابہ کے جھاؤ کی لکڑی سے اسے بنا کر لایا۔ انصاری خاتون نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہاں رکھوایا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پر (کھڑے ہو کر) نماز پڑھائی۔ اسی پر کھڑے کھڑے تکبیر کہی۔ اسی پر رکوع کیا۔ پھر الٹے پاؤں لوٹے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا اور پھر دوبارہ اسی طرح کیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو خطاب فرمایا۔ لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنی سیکھ لو۔

نبی ﷺ کے منبر کی بڑی فضیلت و خصوصیات ثابت ہیں۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إنَّ قوائمَ منبري هذا رواتبُ في الجنَّةِ (صحيح النسائي: 695)

ترجمہ: بے شک میرے منبر کے پائے بہشت کی سیڑھی ہوں گے۔

ما بين بيتي ومنبري روضةٌ من رياضِ الجنةِ، ومنبري على حوضي (صحيح البخاري: 6588)

ترجمہ: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

اس منبر سے نبی ﷺ نے اپنی امت کو دین کی تعلیم دی ہے، وعظ و نصیحت کی ہے، منبر پر نماز پڑھ کر سکھایا ہے، قرآن کی تعلیم دی ہے، لوگوں کو جہاد پر ابھارا ہے، اعلائے کلمۃ اللہ کا درس دیا ہے، امت مسلمہ کی خیر و بھلائی کے لئے دعائیں کی ہیں، دشمنوں کے لئے بددعا کی ہیں۔ نبی ﷺ کے خطبہ کے موضوعات میں جنت و جہنم، توحید و ایمان، صفات الہیہ کا بیان، تفاصیل و اصول ایمان کا بیان، عمل صالح کا بیان، آخرت کے احوال اور امم ماضیہ کے حالات کا بیان ہوتا تھا۔

: منبر اونچا ہونے کی حکمت

منبر'' نبر'' سے بنا ہے جس کے معنی بلندی کے ہے۔ منبر یعنی اونچائی سے کوئی بات کہنے پر سب کو برابر سنائی دیتی ہے خطیب کے اشارے بھی بالکل بآسانی نظر آتے ہیں، خطیب کی نگاہ مصلی کی طرف اور مصلی کی نگاہ خطیب کی طرف مرکوز ہو۔ گویا منبر افہام و تفہیم کے لئے نہایت ہی اہم وسیلہ ہے۔ نبی ﷺ کو نماز کی تعلیم دینی تھی تو منبر پر چڑھے تاکہ سب کو نماز کی کیفیت اچھے سے نظر آئے، ایک صحابی دوران خطبہ مسجد میں آئے اور بغیر دوگانہ پڑھے بیٹھ گئے آپ نے انہیں دیکھا تو دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

: منبر کی اہمیت و افادیت

جمعہ کے دن تمام اہل اسلام کا ایک جگہ اجتماع ہوتا ہے، یہ اجتماع اللہ کی عبادت کی غرض سے ہوتا ہے، غسل کرکے، عمدہ لباس پہن کر، خوشبو استعمال کرکے مسلمان جامع مسجد میں حاضر ہوتے ہیں۔ ذہن نشاط و قبول سے معمور، دل و نگاہ عبادت الہی کا جذبہ لئے ہوئے اور جسم و جاں اللہ کے حکم کی تعمیل پر فدا ہونے کے لئے تیار ہے۔ ایسی صورت میں خطیب ایسے مسلمانوں میں جس قدر چاہیں صفات حمیدہ پیدا کریں، خدمت خلق کا جذبہ بیدار کریں، تعلیم و تربیت سے سجا سنوار دیں، قرآن و حدیث کی خوشبوؤں سے مشکبار کردیں، ایمان و عمل کے ہتھیار سے لیس کردیں، جہاد فی سبیل اللہ کا سبق پڑھائیں، دین اسلام پر مر مٹنے کا ذوق و شوق پیدا کردیں یعنی منبر انسان کو مومن کامل بنانے کا بہترین وسیلہ ہے، اس قدر افادیت سے بھرپور دنیا کا کوئی اسٹیج نہیں ہے۔

: منبر کے مقاصد و تقاضے

منبر کا وہی مقصد ہے جو خطبہ کا مقصد ہے اور خطبہ کے اہم مقاصد میں ایک مقصد لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا ہے۔
سارے انبیاء نے اپنی امت کو ایک اللہ کی طرف بلایا، یہی حکم نبی آخر الزمان محمد عربی ﷺ کو بھی ملا کہ آپ لوگوں کو اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ بلائیں۔ آج امت میں طرح طرح کے اختلاف و انتشار، شرک و بدعات اور رسم و رواج کا دور دورہ

ہے،ایک اکیلا مثالی خطیب ان کے ازالے میں اہم رول ادا کر سکتا ہے اور سماج سے شر و فساد، ظلم و جور، شرک و بدعت، کفر و ضلالت، غفلت و سستی، جہل و نادانی، افعال قبیحہ، اعمال شنیعہ، بے دینی و بے ایمانی کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ منبر کا اہم مقصد ہے کہ لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلائیں، برائی کا حکمت سے اور نادانی کا علم سے مقابلہ کریں، امت مسلمہ کی اصلاح ہو گی تو ہمارے گفتار و کردار سے خود اسلام کا غیروں میں بھی تعارف ہو گا اور کفار و مشرکین ہمیں دیکھ کر ہی اسلام میں داخل ہوتے رہیں گے۔ افسوس کہ گفتار و کردار کے ایسے خطباء سے منبر محروم ہے اور ساتھ ساتھ منبر کا جو اصل مقصد ہے وہی بروئے کار نہیں لایا جاتا۔

:موجودہ دور میں منبر کا استحصال

آج اکثر جگہ مسلم خطوں میں منبروں کا استحصال ہو رہا ہے۔ موجودہ زمانے میں ذاتی مقاصد، دنیاوی فائدے، سیاسی منفعت، ذاتی رنجش و نزاع، بغض و حسد، دل کی بھڑاس، مسلکی تشدد، فقہی تنازعات، فروعی مسائل، ذات و برادری کی عصبیتیں، تجارتی منافع، منصب کی مصلحتیں جیسے کام منبروں سے لیا جا رہا ہے جبکہ دوسری طرف ممالک اسلامیہ خاک و خون میں ڈوبے ہوئے ہیں، کفر کی ساری خدائی ایک ہو چکی ہے، ہم مسلمان پوری طرح کفار کے نرغے میں پھنسے ہوئے ہیں، جگہ جگہ مسلمانوں کا خون رائیگاں، عزتیں نیلام اور طاقتیں کمزور ہو رہی ہیں اور ہمارے خطباء و واعظین اپنے ہی کاشانے جلانے پہ مستعر ہیں۔ منبروں سے اشتعال انگیز اور پر تشدد بیانوں سے مسلمانوں کے آپس کے گھر گھر تباہ ہو رہے ہیں، فرد و جماعت میں ایک دوسرے مسلک والوں کے تئیں تشدد و تنفر پیدا ہو رہا ہے، اسلامی اتحاد پارہ پارہ اور مسلمانوں کی طاقت پاش پاش ہو رہی ہے۔

جب منبر بھی تنازعات، تنافرات، تباغضات، تعصبات، تشددات سے پاک نہ رہے تو ہماری کون سی جگہ پاک رہے گی۔
فوری طور پر ہمیں ہوش کے ناخن لینا ہے، منبروں کو استحصال سے بچانا ہے، ایسے کم علم و بے عمل خطیب سے انہیں پاک کرنا ہے جو منبروں پر داغ لگے ہوئے ہیں اور ایمان و توحید کے منافی خطبوں سے فرزندان توحید کے گھروں اور دلوں کو تباہ کرتے ہیں۔ اور جو باصلاحیت و باعمل علماء ہیں صرف انہیں ہی خطابت کے لئے بحال کئے جائیں، ایسے ہی علماء کو اسٹیج و اجلاس کی زینت بنائی جو صلاحیت کے ساتھ ساتھ عمل صالح سے لیس ہوں اور امت اسلامیہ کی اصلاح کا درد اپنے دلوں میں رکھتے ہوں، گھروں، بستیوں، ملکوں اور دلوں کو جوڑنے کا کام عقیدہ توحید کی بنیاد پر کرتے ہوں۔

بازار کفر میں ایمان کا سودا ہو رہا ہے، منکرات و سیئات کی آماجگاہ میں حسن و شباب کے ننگے ناچ سے قلب و ضمیر پر کار عصیاں کے زنگ لگائے جا رہے ہیں۔ ایسے میں جہاں عوام کو بیدار ہونا ہے اور کفر و عصیاں سے دامن بچانا ہے وہاں خطیب و واعظ کی ذمہ داری عوام سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ خطیب تو لوگوں کے لئے نمونہ ہے، انہیں اپنے گفتار و کردار سے عوام کی اصلاح کرنی ہے۔ خطیب کو اصلاح کی ابتداء منبروں کو تشدد و استحصال اور غیض و غضب سے پاک کر کے کرنا ہے۔